الصلاۃ والسلام علیک یا خاتم الانبیاء والمرسلین

اللہ رسول محمد

احادیث اور ختم نبوت

ماخوذ: ختم نبوت: عقیدہ۔۔۔تاریخ۔۔۔تحریک

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت،

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

آخری اینٹ میں ہوں

نبی نہیں، خلفاء ہونگے

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا

تیس کذاب ہونگے

رسالت ونبوت منقطع ہوگئی

ختم نبوت اور صحابہ کا عقیدہ

ختم نبوت، قبر میں نجات

اور مزید بہت کچھ

www.muftiakhtarrazakhan.com

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما   نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

احادیث اور ختم نبوت

ماخوذ: ختم نبوت۔۔۔عقیدہ۔۔۔تاریخ۔۔۔تحریک

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

آن لائن پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لاَّ نَبِیَّ بَعْدَہٗ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْا عَھْدَہٗ

احادیث اور ختم نبوت

علماءِ حق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسئلۂ ختمِ نبوت کی احادیث متواتر ہیں۔ حدیثِ متواتر اُس حدیث کو کہا جاتا ہے جسے آقا و مولیٰ ﷺ سے روایت کرنے والے آپ ﷺ کے زمانۂ مبارک سے لے کر آج تک اس قدر کثیر ہوں کہ کسی خلافِ واقعہ بات پر ان کا باہم اتفاق کر کے جھوٹ بولنا محال ہو۔

امت کا اجماع ہے کہ متواتر حدیث پر ایمان لانا، قرآن مجید پر ایمان لانے کی طرح فرض اور اس کا انکار کفر ہے۔ کئی علماء نے حدیثِ نبوی {لاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ} کو بھی متواتر قرار دیا ہے۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں،

''رسولِ معظم ﷺ کے آخری نبی ہونے کے متعلق احادیثِ متواترہ وارد ہوئی ہیں جنہیں صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے بیان کیا ہے''۔ (تفسیر ابن کثیر)

علامہ سید محمود آلوسی حنفی رحمہ اللہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں،

''نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اُن مسائل میں سے ہے جنہیں قرآن مجید نے صریحاً بیان کیا اور احادیثِ مبارکہ نے ان کی وضاحت فرما دی اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ لہٰذا اس کا منکر کافر ہے اور اگر اس پر اصرار کرے تو قتل کیا جائے''۔

قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں کسی بھی جگہ یا کسی بھی حدیث مبارکہ میں نبوت کی کوئی قسم بیان نہیں ہوئی۔ مرزا کذاب نے خود سے ظلی ، بروزی، امتی نبی وغیرہ قسم کی اصطلاحیں گھڑ لیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر بالفرض قادیانیوں کے بقول نبوت کی ظلی ، بروزی وغیرہ قسمیں ہیں تو بھی ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا۔

اللہ تعالیٰ کی عطا سے غیب کا علم جاننے والے اور اُس کے اِذن سے غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ کی چند احادیث مقدسہ پیشِ خدمت ہیں۔

1۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِّنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلاَّ وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ۔ قَالَ ﷺ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم ﷺ نے فرمایا،

''میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے نہایت حسین اور خوبصورت گھر بنایا مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان کے اردگرد پھرتے، اسکی تعریف کرتے اور کہتے، ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آقا ومولیٰ ﷺ نے فرمایا، وہ اینٹ میں ہوں اور میں آخری نبی ہوں''۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین ، صحیح مسلم باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سارا قصرِ نبوت ہی حسین وجمیل ہے۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری سے اس کا حسن و جمال کامل و اکمل ہوگیا اور اب اس میں کسی مزید اینٹ کے لگانے کی کوئی جگہ باقی نہیں۔ اس حدیث پاک میں آقا و مولیٰ ﷺ نے نہایت

پُرحکمت انداز میں اپنا آخری نبی ہونا بیان فرما دیا ہے۔

غور فرمائیے کہ جب کوئی عمارت حسن و جمال کے ساتھ صرف مکمل ہی نہیں بلکہ کامل و اکمل ہو جائے تو پھر اس میں مزید کوئی اینٹ کس طرح لگائی جا سکتی ہے۔ اسی طرح جب انبیاء کرام کا سلسلہ مکمل ہو گیا اور خاتم النبیین ﷺ تشریف لا چکے پھر ان کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن نہیں رہا۔

2۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَثَلِیْ وَ مَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا وَ اَکْمَلَهَا اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ لاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

''میری مثال اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے ایک گھر بنایا اور اس کے کامل اور مکمل کرنے میں کوئی کمی نہ رہنے دی مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور تعجب سے کہتے، یہ ایک اینٹ کیوں چھوڑ دی؟ نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا، میں اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں اور میں نے انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

اس مثال سے ہرگز یہ مفہوم نہیں کہ سابقہ انبیاء کرام کی شریعتیں غیر مکمل اور ناقص تھیں۔ یقیناً ہر نبی کی شریعت اس کے زمانے کے اعتبار سے کامل تھی، فرق یہ ہے کہ وہ صرف اپنے اپنے زمانوں کے لیے تھیں اور خاتم النبیین ﷺ کی شریعت قیامت تک کے لیے ہے کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے قبل ۱۸۹۵ء میں اس حدیث کا خود یہی مفہوم

لکھا تھا، ’’وہ انسانِ اکمل جو آفتابِ روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا، اور جو دیوارِ نبوت کی آخری اینٹ ہے، وہ حضرت محمد ﷺ ہیں‘‘۔

(سرمہ چشمِ آریہ: ۱۹۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲)

مرزا نے اس تحریر کے چھ سال بعد ۱۹۰۱ء میں قرآن وحدیث کے برخلاف نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا غیر تشریعی نبی ہے۔ وہ یہ بتائیں کہ مذکورہ حدیث میں قصرِ نبوت کی تکمیل میں جن انبیاء کا ذکر ہے ان میں تمام غیر تشریعی نبی شامل ہیں یا نہیں؟ یقیناً ہیں اور مرزا اُن میں نہیں، تو پھر مرزا نبی کیسے ہوسکتا ہے؟؟

3۔ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَ اِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ سَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا ﷺ نے فرمایا،

’’بنی اسرائیل پر ان کے نبی حکمرانی کرتے تھے۔ جب ایک نبی کا وصال ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرے نبی تشریف لے آتے۔ اور اس میں شک نہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، ہاں میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے‘‘۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

یہ نکتہ قابلِ غور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد آنے والے خلفاء کی خبر دے دی جبکہ کسی خلیفہ کی خلافت کا انکار کفر نہیں ہوتا، لیکن آپ نے کسی نئے نبی کے آنے کی خبر نہیں جبکہ کسی سچے نبی کی نبوت کا انکار کفر ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث مبارکہ میں {لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ} کے الفاظ بھی آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کی نفی کر رہے ہیں خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی۔

4۔ عَنْ عُقْبَۃَ بِنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا،

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے''۔

(جامع ترمذی باب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)

اس حدیث مبارکہ کا واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں اتنی ساری خوبیاں ہیں کہ یہ منصبِ نبوت کے لائق ہیں۔ مگر نبوت کا اہل ہونے کے باوجود یہ نبی نہیں ہو سکتے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ نکتہ بھی توجہ کے لائق ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں یہ اہلیت تھی تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں یقیناً بدرجۂ اولیٰ ہوگی۔

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر سب لوگوں سے افضل ہیں مگر یہ ممکن نہیں کہ وہ نبی ہوسکیں۔ (کنز العمال ج ۴: ۳۴۲)

مرزا کذاب کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ اس نے حضور ﷺ کی اس قدر اطاعت کی کہ اس کا وجود رسول کریم ﷺ کا وجود بن گیا (معاذ اللہ)۔ (ایک غلطی کا ازالہ: ۱۲)

مرزائی بتائیں کہ جب سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جن سے زیادہ حضور ﷺ کی اطاعت کرنے والا کوئی ہو نہیں سکتا اور جن کی فضیلت پر قرآن و حدیث گواہ ہیں، وہ نبی نہیں ہو سکتے تو کیا مرزا کذاب نبی ہوسکتا ہے جس کا اخلاق نہ کردار، جو تمام عمر انگریزوں کی چاپلوسی کرتا رہا۔ اس پر مرزا کی اپنی تحریریں اگلے صفحات میں پیش کی جائیں گی۔

قادیانی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں۔ ذرا سوچیے! سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اگر بالفرض نبی ہوتے تو غیر تشریعی نبی ہی ہوتے۔ نبی کریم ﷺ نے جب اُن کے

نبی ہو سکنے کی نفی فرمادی تو گویا یہ اعلان فرمادیا کہ ان کے بعد کسی غیر تشریعی نبی کا آنا بھی ہرگز ممکن نہیں۔

5۔ عَنْ سَعَدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ۔ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے وقت مدینہ منورہ میں چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی ، یارسول اللہ ﷺ ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جارہے ہیں؟

آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، اے علی ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ علیہما السلام

(صحیح مسلم باب من فضائل علی رضی اللہ عنہ، جامع ترمذی باب مناقب علی رضی اللہ عنہ)

حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک نسبت یہ تھی کہ وہ ان کے بھائی تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی ایک اہم نسبت یہ تھی کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے غیر تشریعی نبی تھے۔

قادیانی مرزا کذاب کو غیر تشریعی نبی کہتے ہیں۔ ممکن تھا کہ اس حدیث مبارکہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کسی دل میں ایسا شبہ پیدا ہوتا۔ لہٰذا آقا و مولیٰ ﷺ نے اس شبہ کو صاف الفاظ میں رد فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، نہ تشریعی نہ غیر تشریعی ۔

اب مرزائی بتائیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے اہلبیت میں شیرِ خدا مولا علی رضی اللہ عنہ کو نبوت نہ دی گئی کہ جن کا علم اور تقویٰ بے مثل ہے، صرف اس لیے کہ ختمِ نبوت کا تاج تو خاتم النبیین

ﷺ کے سرِ اقدس پر سجایا جا چکا، تو پھر مرزا کذاب کو نبی ماننا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر اور بغاوت ہے یا نہیں؟؟

6۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے رسول ﷺ نے فرمایا،

''میری امت میں تیس نہایت جھوٹے لوگ (کذّاب) پیدا ہوں گے۔ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں''۔

(سنن ابوداؤد کتاب الفتن، جامع ترمذی کتاب الفتن، مسند احمد)

اس حدیث پاک میں چند باتیں غور طلب ہیں۔

اول: اس امت میں تیس کذاب پیدا ہونگے۔{فِیْ اُمَّتِیْ} کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ وہ میرے امتی ہونے کے بھی دعویدار ہونگے۔قادیانی بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کو نبی مانتے ہیں لہٰذا ہم بھی ان کے امتی ہیں۔یہ نرا دھوکہ ہے۔

دوم: اگر بالفرض آقا و مولیٰ ﷺ کے بعد کسی سچے نبی نے آنا ہوتا تو آپ فرما دیتے، میرے بعد کچھ سچے نبی آئیں گے اور کچھ جھوٹے بھی، جن کی پہچان یہ ہوگی وغیرہ۔مگر آقا کریم ﷺ نے فرما دیا کہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا، جھوٹا ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ آپ سے پہلے مبعوث ہو چکے اور اب وہ آپ کے امتی کے طور پر آئیں گے اس لیے ان کا ذکر علیحدہ احادیث میں فرما دیا۔

سوم: جو شخص بھی یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے، یہی بات اس کے کذاب ہونے کے لیے

کافی ہے۔کیونکہ حضورِ اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔نہ حقیقی نہ ظلی ،نہ تشریعی نہ غیر تشریعی ،نہ مستقل نہ غیر مستقل۔

7۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِنْ ثَلَاثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا ﷺ نے فرمایا،

''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہوجائیں۔ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے''۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن ،صحیح مسلم کتاب الفتن)

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جانِ کائنات سیدِ عالم ﷺ کے بعد جھوٹے دجال ظاہر ہونگے جن کی نشانی یہ ہے کہ وہ نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ان احادیث میں اُن جھوٹوں کی تعداد تیس بیان ہوئی ہے جنہیں قوت حاصل ہوگی ورنہ نبوت کے جھوٹے دعویدار تو کئی ہوئے ہیں۔(فتح الباری)

اب مرزا کذاب کے چند جھوٹے دعوے ملاحظہ فرمائیں۔وہ لکھتا ہے،''خدا کی قسم! اللہ نے میرا نام نبی رکھا ہے''۔(حقیقۃ الوحی:۵۰۳، روحانی خزائن ج ۲۲)

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''۔(نعوذ باللہ)

(دافع البلا:۲۳۱،روحانی خزائن جلد ۱۸)

مرزا کذاب نے جھوٹی وحی بنانے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ اس نے حبیبِ کبریاء ﷺ پر نازل شدہ آیات کو بھی اپنے اوپر منطبق کیا اور بہتان لگایا کہ یہ اللہ نے مجھ پر الہام کیا ہے (معاذ اللہ)۔{وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ} (حقیقۃ الوحی:۸۳){یٰسٓ اِنَّکَ

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ} (حقیقۃ الوحی : ۱۰۷)

اسی کتاب میں صفحہ ۳۱۸ پر مرزا نے لکھا کہ جھوٹ بولنا شیطان اور لعنتی آدمی کا کام ہے۔ قارئین خود ہی فیصلہ کریں کہ مرزا اور مرزائی کیا ہیں!! ہم تو انہیں اس لیے کذاب کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کو کذاب فرمایا ہے۔

8۔ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِیَ الَّذِیْ یُمْحٰی بِیَ الْکُفْرُ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِیْ وَ اَنَا الْعَاقِبُ وَ الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا،

''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا، اور میں عاقب ہوں۔ اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو''۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل، صحیح بخاری کتاب المناقب، جامع ترمذی باب اسماء النبیا)

9۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَحْمَدُ وَ الْمُقَفِّیْ وَ الْحَاشِرُ وَ نَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَ نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ہمارے لیے اپنے کئی نام بیان کیے۔ اور آپ نے فرمایا،

''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مقفّٰی ہوں، اور میں حاشر ہوں، اور میں نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہوں''۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہٖ ﷺ)

ان دو احادیث مبارکہ میں آقا و مولیٰ ﷺ نے اپنے بعض مشہور نام ارشاد فرمائے ہیں۔ ان میں ''مقفی'' اور ''عاقب'' دونوں نام ختم نبوت پر روشن دلیل ہیں۔ ان دونوں کے معنی ہیں، ''سب سے آخر میں آنے والا''۔ یہ معنی خود خاتم الانبیاء ﷺ نے بیان فرما کر جھوٹی نبوت کا راستہ ہمیشہ کے لیے بند فرما دیا ہے۔

''مقفی'' کا یہی معنیٰ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ ارشاد ہوا،

{وَ قَفَّیْنَا عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ} (المائدہ:۶:۴۶)

''اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے اُن کے نشانِ قدم پر عیسیٰ بن مریم کو لائے''۔

ثابت ہوا کہ مقفی کا معنیٰ ''آخر میں آنے والا'' ہے۔

10۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَ النُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لاَ نَبِیَّ۔ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ لٰکِنِ الْمُبَشِّرَاتِ۔ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَ مَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ وَھِیَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّۃِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ دو عالم ﷺ نے فرمایا،

''بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی ہے، نہ میرے بعد کوئی رسول آئے گا اور نہ نبی۔ راوی کہتے ہیں، یہ سن کر لوگوں کو رنج ہوا۔ تو آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، لیکن بشارات باقی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! بشارات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا، مسلمان کا خواب، اور سچا خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الرؤیا)

غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ نے کس قدر واضح الفاظ میں ارشاد فرمادیا کہ: ''بیشک

رسالت ونبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ نبی'۔ کسی بچے کو بھی یہ الفاظ سنائے جائیں تو اسے ختم نبوت کا عقیدہ سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ افسوس ان لوگوں پر! جو قرآن وحدیث کے واضح دلائل وبراہین کے باوجود انگریزوں کے پروردہ مرزا کذاب کو نبی ماننے پر تُلے ہوئے ہیں۔

حدیث پاک کے دوسرے حصے کا مفہوم یہ ہے کہ نیک اور صالح مسلمانوں کو اچھے اور سچے خواب دکھائے جاتے ہیں جن کے سبب وہ مزید قربِ الٰہی کے لیے عبادت میں محنت کرتے ہیں۔ سچے خواب کو نبوت کا ایک جزء فرمایا گیا کیونکہ یہ انسان اپنی مرضی کے مطابق نہیں دیکھ سکتا، یہ تو رب کی عطا سے نبوت کا فیض ہے۔

کوئی ناسمجھ اس سے یہ استدلال نہ کرے کہ جب اچھا اور سچا خواب نبوت کا حصہ ہے تو پھر نبوت ختم تو نہیں ہوئی۔ یہ خیال بالکل لغو ہے۔ کسی کے پاس جزء ہو تو اس سے کل کا ہونا ثابت نہیں ہوسکتا۔ مثلاً کسی کے پاس اینٹ ہو تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کے پاس مکان ہے حالانکہ اینٹ مکان کا ایک جزء ہے۔ اسی طرح اچھا خواب دیکھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسے نبوت مل گئی۔ اسی لیے حضور ﷺ نے ختم نبوت کا عقیدہ پہلے بیان فرمایا اور نبوت کے فیض کا ذکر بعد میں فرمایا۔

11۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَ السَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ یَعْنِیْ اِصْبَعَیْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا ومولیٰ ﷺ نے فرمایا، ''میں اور قیامت دونوں، اِن انگلیوں کی طرح اکٹھے بھیجے گئے ہیں''۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق)

مفہوم یہ ہے کہ جس طرح دو انگلیاں جو ساتھ ساتھ ہوں، ان کے درمیان کوئی تیسری

انگلی نہیں ہوتی اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ سے قبل نبوت کے مقام پر فائز ہوئے اس لیے ان کا آنا نئے نبی کے طور پر نہیں بلکہ آپ کے امتی کے طور پر ہوگا۔

12۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْدَ اَنَّ کُلَّ اُمَّةٍ اُوْتِیَتِ الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم ﷺ نے فرمایا،

''ہم سب سے آخر میں (دنیا میں) آئے ہیں اور قیامت میں سب سے پہلے (جنت میں داخل) ہوں گے۔ البتہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں سب سے آخر میں دی گئی''۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ، صحیح بخاری کتاب الجمعۃ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ یہ ہیں، ''ہم دنیا والوں میں سب سے آخری ہیں لیکن قیامت میں سب سے پہلے ہونگے''۔(نسائی کتاب الجمعۃ)

اس حدیث مبارکہ سے بھی واضح ہے کہ خاتم النبیین ﷺ کی امت سب سے آخری امت ہے کیونکہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی امت۔

13۔عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ نے فرمایا،

''میں اللہ تعالیٰ کے پاس آخری نبی لکھا ہوا تھا جبکہ اُس وقت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار نہ ہوا تھا''۔

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

یہ حدیث بھی نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر واضح دلیل ہے مگر قادیانی کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ پہلے ہی خاتم النبیین تھے تو کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء تو بعد میں آئے اور ان کے آنے سے آپ کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہیں آیا تو مرزا قادیانی کے آنے سے کیسے فرق پڑے گا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ افضل نبی ہے۔

قادیانیوں کا مذکورہ استدلال باطل اور مردود ہے۔ایک تو اس بناء پر کہ خاتم النبیین کے معنی ہم نے نہیں بلکہ خود رسولِ معظم ﷺ نے آخری نبی ارشاد فرمائے ہیں۔{لاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ} اور اس جیسے الفاظ اس کا روشن ثبوت ہیں۔

دوم یہ کہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں، ''میں اللہ تعالیٰ کے پاس آخری نبی لکھا ہوا تھا''۔یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرما چکا تھا کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق آپ سب نبیوں کے آخر میں تشریف لائے۔اب اگر کوئی خود کو نبی کہتا ہے، وہ دجال اور کذاب ہے۔

14۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ ... اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ... اِذْھَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ اَنْتَ رَسُوْلُ اللہِ وَ خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ......اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ.......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ ایک دن آقا و مولیٰ ﷺ نے قیامت کے دن کے احوال بیان فرمائے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگلی پچھلی تمام امتوں کے لوگ جمع ہو کر شفاعت کے لیے سیدنا آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے، کسی اور کے پاس جاؤ۔پھر لوگ یکے بعد دیگرے سیدنا ابراہیم ، سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ

علیہم السلام کے پاس جائیں گے۔

آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ پھر لوگ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے، یا محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور سب سے آخری نبی ہیں، ...... اپنے رب سے ہماری سفارش کیجیے ...... پھر حبیبِ کبریاء ﷺ شفاعت فرمائیں گے اور آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔
(صحیح بخاری کتاب التفسیر، صحیح مسلم کتاب الایمان)

اس حدیث مبارکہ سے دو باتیں بالکل واضح ہیں۔

ایک یہ کہ جب لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے تو آپ انہیں کسی اور نبی کی طرف نہیں بھیجیں گے کیونکہ آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہے، نہ ظلی نہ بروزی۔

دوسری بات یہ کہ تمام امتوں کے مسلمان بارگاہِ رسالت میں اس بات کا اقرار کریں گے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ گویا آپ کی شفاعت کا طلبگار وہی ہوگا جس کا شافع محشر ﷺ کے آخری نبی، وسیلۂ نجات اور مددگار ہونے پر ایمان ہے۔

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

15۔عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَ لاَ فَخْرَ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ لاَ فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ مُشَفَّعٍ وَ لاَ فَخْرَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

''میں رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں کرتا، اور میں سب نبیوں میں آخری ہوں اور کچھ فخر نہیں، اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری ہی

شفاعت قبول ہو گی، اور کچھ فخر نہیں''۔

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ﷺ سنن دارمی باب ما اعطی النبی من الفضل)

جیسے ''اول شافع'' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے لہٰذا آپ سے پہلے شفاعت کرنے والا کوئی نہیں ہو سکتا، اسی طرح ''خاتم النبیین'' کا بھی واضح مطلب یہ ہے کہ آپ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں لہٰذا آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آ سکتا خواہ ظلی ہو یا بروزی۔

16۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُهُوْرًا وَّ مَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا،

''مجھے انبیاء کرام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی۔ مجھے جامع کلمات دیے گئے، میرا رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی، میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا، میرے لیے ساری زمین پاک اور نماز کی جگہ بنا دی گئی، مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی''۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب جعلت لی الارض مسجداً)

اس فرمانِ عالی شان میں آقا و مولیٰ ﷺ نے اپنے چھ اوصاف ارشاد فرمائے ہیں اور آخری دو اوصاف میں ختم نبوت کا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔ اس مضمون کی آیات پہلے مذکور ہو چکیں کہ رحمتِ عالم ﷺ قیامت تک کے تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ اس حدیث پاک میں بھی یہی بات ارشاد ہوئی ہے۔

اگر حضور ﷺ کسی ایک علاقے کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوتے تو پھر کسی اور علاقے

کے لوگوں کے لیے نبی کا امکان ہوتا مگر آپ قیامت تک ساری مخلوق کے نبی ہیں۔ پھر اس کی مزید وضاحت خود آقا کریم ﷺ نے یوں فرمائی کہ "مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی"۔ لفظ {النَّبِيُّوْنَ} میں تمام انبیاء شامل ہیں خواہ تشریعی ہوں یا غیر تشریعی۔ اب کوئی نبوت کا دعویٰ کرے، خواہ ظلی کہے یا بروزی، وہ کذاب اور دجال ہے۔

17۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا، "بیشک میں آخرُ الانبیاء (سب نبیوں میں آخری) ہوں اور میری مسجد آخرُ المساجد (کسی نبی کی بنائی ہوئی آخری مسجد) ہے"۔ (صحیح مسلم کتاب الحج)

قادیانی اس حدیث سے بھی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مسجد نبوی کو آخرُ المساجد فرمایا مگر اس کے بعد بیشمار مساجد بنیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خاتم اور آخر دونوں کا معنی افضل ہے، آخری نہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مکہ سے بارگاہِ نبوی میں پیغام بھیجا کہ اگر اجازت ہو تو میں ہجرت کر کے مدینہ آجاؤں؟ اس پر آقا کریم ﷺ نے فرمایا، چچا جان! ابھی وہیں رہیے، {فَاِنَّکَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فِی الْهِجْرَةِ کَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فِی النُّبُوَّةِ} "آپ ہجرت میں آخری مہاجر ہو جیسے میں نبوت میں سب سے آخری نبی ہوں"۔ (مسند احمد ج ۲: ۱۴۹)

اس ہجرت سے مراد مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ آ کر نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنا ہے۔ چنانچہ سب سے آخر میں ہجرت کرنے والے صحابی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ جیسا کہ مواہب الدنیہ

اور مدارج النبوت میں مذکور ہے۔اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خاتم کا معنی افضل نہیں بلکہ آخری ہے۔

اوپر مذکورحدیث میں بھی آخرُالانبیاءاور آخرُالمساجد کے معانی جوقوسین میں تحریر ہیں وہ بالکل واضح اورقرآن وحدیث کے مطابق ہیں۔حضورﷺ کے بعد جب کوئی نبی نہیں ہے تو لامحالہ آپ کی بنائی ہوئی مسجد کسی نبی کی بنائی ہوئی آخری مسجد ہے۔مزید تسلی کے لیے یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں جس سے اس معنی کی مزید تائید ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

{اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ مَسْجِدِیْ خَاتِمُ مَسَاجِدَ الْاَنْبِیَاءِ}

''میں سب نبیوں میں سے آخری ہوں اور میری مسجد تمام انبیاء کی مساجد میں سے آخری ہے''۔(کنزالعمال ج ۵:۳۶۱)

18۔عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ...... وَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا اِلاَّ حَذَّرَ اُمَّتَہُ الدَّجَّالَ وَ اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ...... فَیَقُوْلُ اَنَا نَبِیٌّ وَّ لاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ...۔

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ رسولِ معظم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں دجال سے متعلق گفتگو فرمائی۔......اس میں فرمایا،

''بیشک اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہ بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے فتنے سے نہ ڈرایا ہو۔اور میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔...... دجال پہلے یہ دعویٰ کرے گا،''میں نبی ہوں''،حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج الدجال)

غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے، "تخلیقِ آدم سے لے کر قیامت آنے تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے"۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن)

احادیث میں آیا ہے کہ دجال کئی شعبدے دکھا کر لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ اُس کے حکم سے بارش ہوگی، سبزہ اُگے گا، وہ مردے زندہ کرے گا اور زمین سے خزانے نکالے گا۔ (جامع ترمذی، مشکوٰۃ کتاب الفتن)

اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام انبیاء اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے رہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ نے یہ بھی فرمایا، دجال پہلے یہی دعویٰ کرے گا کہ "میں نبی ہوں"، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ گویا رسولِ معظم ﷺ نے اپنی امت کو یہ درس دیا کہ کوئی شخص کتنے ہی شعبدے اور کرشمے دکھائے، اگر وہ نبی ہونے کا دعویٰ کرے تو یقین کر لینا کہ وہ کذاب اور دجال ہے۔ بڑے کانے دجال کے علاوہ تیس چھوٹے دجالوں کا ذکر اوپر حدیث میں موجود ہے۔

قادیانی مرزا کذاب کے جھوٹے "معجزات" زور وشور سے بیان کرتے ہیں اور مرزا دجال نے اپنی پیشین گوئیاں پوری ہونے کے بہت دعوے کیے مگر رب تعالیٰ نے اس کی ہر پیش گوئی کے خلاف کر کے اُس کا کذاب و دجال ہونا ثابت فرمایا۔

ہم اس پر بعد میں کلام کریں گے کہ اسکی ایک بھی پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ فی الحال ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے کذاب، دجال اور مردود ہے۔

19۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ: یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ لاَ اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ ..... والخ۔

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، اے لوگو!

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے۔خبردار! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، پانچوں نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ دو، اوراپنے اماموں کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

(معجم الکبیر للطبرانی ج ۸:۱۱۵)

حدیث شریف کا مفہوم بالکل واضح ہے۔حضور ﷺ نے فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں ہے۔تمہیں ایک جامع دین دیا جاچکا۔تم ارکانِ اسلام کی پابندی کروگے تو جنت میں چلے جاؤ گے۔

20۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی {وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ ... (سورۃ الاحزاب)} قَالَ کُنْتُ اَوَّلَ النَّبِیِّیْنَ فِی الْخَلْقِ وَاٰخِرَھُمْ فِی الْبَعْثِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت{وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ (اور جب ہم نے انبیاء سے اُن کا وعدہ لیا......)} کے متعلق رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا،''میں سب نبیوں سے پہلے تخلیق کیا گیا اور اُن سب کے بعد بھیجا گیا''۔

(تفسیر ابن ابی حاتم،تفسیر معالم التنزیل،تفسیر دُرمنثور)

اس حدیث کو امام ابونعیم نے دلائل النبوۃ باب ماجاء فی فضل رسول اللہ ﷺ میں روایت کیا اور امام سیوطی رحمہما اللہ نے اسے جامع صغیر میں روایت کرکے صحیح قرار دیا۔

حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کے نورِ نبوت کی تخلیق سے متعلق اختصار کے ساتھ صرف دو احادیث کا مفہوم سپردِ قلم کررہا ہوں۔امام بخاری و امام مسلم کے استاذُ الاستاذ، امام عبدالرزاق رحمہم اللہ نے اپنی کتاب المصنف میں صحیح سند سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا،

''اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا''۔ یہ حضور ﷺ کے نور کی تخلیق ہے۔ پھر نورِ مصطفی ﷺ یا روحِ مصطفی ﷺ کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا۔

صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ کے لیے نبوت کب ثابت ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا، {وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ} ''اُس وقت جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے''۔ (ترمذی ابواب المناقب)

معلوم ہوا کہ آقا و مولیٰ ﷺ، آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قبل مقامِ نبوت پر فائز کیے جا چکے تھے۔ یہ حدیث بھی مذکور ہو چکی کہ اللہ تعالیٰ کے پاس آپ کا خاتم النبیین ہونا لکھا جا چکا تھا۔ رب تعالیٰ نے سب نبیوں کو آپ کے آخری نبی ہونے سے مطلع بھی فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام سے بھول ہو گئی تو انہوں نے دعا کی، الٰہی! مجھے حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے بخش دے۔

رب تعالیٰ نے فرمایا، اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا؟ عرض کی، مولا! جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے عرشِ الٰہی پر لکھا ہوا دیکھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں نے جان لیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے وہ یقیناً تیرا محبوب ہے۔

ارشاد ہوا، '' اے آدم! تو نے سچ کہا، وہ مجھے تمام مخلوق سے محبوب ہے۔ {وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ وَھُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ} اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا، اور وہ تمہاری اولاد میں سے آخری نبی ہیں''۔

(تفسیر دُرِّ منثور، دلائل النبوۃ للبیہقی، مستدرک للحاکم، معجم الصغیر للطبرانی)

ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نبی کے وقت سے ہی رحمتِ عالم ﷺ کے

خاتم الانبیاء ہونے کا اعلان فرمادیا اور بعد والے نبی بھی یہ اعلان فرماتے رہے، حتیٰ کہ شبِ معراج میں تمام انبیاء کرام کے مجمع میں حضور ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا،

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے مجھے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا اور سب لوگوں کے لیے بشیر و نذیر بنایا،...... اور مجھے (بابِ شفاعت) کھولنے والا اور (بابِ نبوت) بند کرنے والا بنایا''۔ (تفسیر دُرِ منثور، ابن کثیر)

آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، ''انہی فضائل کی بناء پر محمد ﷺ کو تم سب پر فضیلت دی گئی''۔ گویا شب معراج میں بھی عقیدہ ختم نبوت بیان کیا گیا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ شبِ معراج میں تمام انبیاء کرام نے امام الانبیاء ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔ گویا جو جو نبی تھے وہ سب مسجدِ اقصیٰ میں موجود تھے۔ اب قادیانی بتائیں کہ مرزا کذاب جو کہ نبوت کا دعویدار تھا، کیا وہ مسجد اقصیٰ میں تھا؟ یقیناً نہیں کیونکہ وہ تو پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ یہ آسان سا مسئلہ ہر مسلمان کی سمجھ میں آتا ہے کہ جو شبِ معراج، مسجدِ اقصیٰ میں نہیں تھا، وہ نبی ہرگز نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہر گمراہ اور بد مذہب کو ہدایت عطا فرمائے، آمین۔

21۔ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ... قَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ آقا و مولیٰ ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے،............ حضور ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ آخری نبی ہیں''۔

(شمائلِ ترمذی باب ماجاء فی خاتم النبوۃ)

اس حدیث مبارکہ سے سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا عقیدہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ وہ حضور

ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اوصاف ذکر کرنا اور خاص طور پر ختم نبوت کا عقیدہ بیان کرنا صحابہ کرام کا طریقہ رہا ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کو بھیجا، ان کے دائیں ہاتھ میں نبوت کی علامت رکھی، سوائے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے کہ آپ کی مہر نبوت آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان پُشت پر تھی۔ جب نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا،

''میرے کندھوں کے درمیان وہ نشانی ہے جو مجھ سے پہلے تمام انبیاء کو بھی عطا ہوئی، کیونکہ میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول''۔ (مستدرک للحاکم ج ۲: ۶۳۱)

معلوم ہوا کہ ہر نبی کے دائیں ہاتھ میں نبوت کی نشانی ہوا کرتی تھی اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت اس لیے رکھی گئی کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اب مرزائی بتائیں کہ مرزا کذاب کے دائیں ہاتھ میں نبوت کی کون سی علامت تھی؟ قادیانی اس سوال کا جواب قیامت تک نہیں دے سکتے۔

22۔ حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا، ہاں! {مَاتَ صَغِیْرًا وَّلَوْ قُضِیَ اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیٌّ عَاشَ ابْنُہٗ وَلٰکِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ}

''وہ بچپن ہی میں وصال پا گئے۔ اگر مقدر ہوتا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں''۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب من سمّیٰ باسماء الانبیاء)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نبی بنائے جاتے کیونکہ ان میں انبیاء کرام جیسے فضائل و اوصاف تھے۔ لیکن چونکہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا تھا اس لیے آپ کے صاحبزادے بھی بچپن ہی میں وصال فرما گئے۔ یہ حدیث مبارکہ بھی عقیدہ ختمِ نبوت کی روشن ترجمان ہے۔

اگر اس حدیث مبارکہ سے یہ مفہوم اخذ کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے نورِ نظر کو بچپن میں اس لیے وفات دے دی تا کہ حضور کے بعد کوئی انہیں نبی نہ سمجھ بیٹھے۔ پس جب حبیبِ کبریاء ﷺ کا سگا بیٹا نبی نہیں ہوسکتا تو انگریز ایجنٹ مرزا قادیانی کس طرح نبی ہوسکتا ہے؟ رب تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے، آمین۔

23۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم ﷺ ہمارے پاس یوں تشریف لائے جیسے کہ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا،

{اَنَا مُحَمَّدُنِ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ ثَلَاثًا وَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ}

''میں محمد ہوں، اُمّی نبی۔ یہ بات تین بار فرمائی۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

(مسند احمد ج ۲: ۱۷۲)

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے وصال سے قبل خاص طور پر ختم نبوت کے عقیدے کی تاکید فرمائی۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ میں {اُمّی} ہوں یعنی میں نے دنیا میں کسی سے نہیں پڑھا۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی اپنے زمانے کے تمام لوگوں سے افضل ہوتا ہے اسی لیے اس کا دنیا میں کوئی استاذ نہیں ہوتا۔

24۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ایک مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ جب ان

کے قبیلے والے انہیں لینے کے لیے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور کہنے لگے، آپ یہ لڑکا ہمارے سپرد کردیں اور اس کے عوض آپ جو چاہیں، ہم وہ معاوضہ پیش کیے دیتے ہیں۔ تو آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا،

{اَسئَلُکُمْ اَنْ تَشْهَدُوْا اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَنِّیْ خَاتَمُ اَنْبِیَائِهٖ وَ رُسُلِهٖ}

میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اُس کے تمام نبیوں اور رسولوں میں سے آخری نبی اور رسول ہوں۔ اگر تم یہ گواہی دے دو تو میں اسے بغیر کسی معاوضے کے تمہارے ساتھ بھیج دیتا ہوں۔

(مستدرک للحاکم ج ۳: ۵ ۲۳)

اس حدیث پاک سے بھی معلوم ہوا کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے نزدیک عقیدۂ توحید کے ساتھ آپ کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ بیحد اہمیت کا حامل ہے۔

25۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک اعرابی گوہ شکار کر کے لایا اور بارگاہِ رسالت میں آکر کہنے لگا، لات و عزّٰی کی قسم! میں آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ ایمان نہ لائے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے اس گوہ کو پکارا تو اس نے فصیح و بلیغ عربی میں جواب دیا جسے سب حاضرین نے سنا اور سمجھا۔ گوہ نے عرض کی،

{لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ}

''میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اے دونوں جہانوں کے رب کے رسول''۔

حضور ﷺ نے فرمایا، {مَنْ تَعْبُدُ} ''تیرا معبود کون ہے؟''۔ اس نے عرض کی،

{اَلَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُهٗ وَ فِی الْاَرْضِ سُلْطَانُهٗ وَ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ وَ فِی الْجَنَّةِ

رَحْمَتُهٗ وَفِی النَّارِ عَذَابُهٗ}

''وہ جس کا عرش آسمان میں ہے، اور سلطنت زمین میں ہے، اور قبضہ سمندر میں۔ اور جنت میں جس کی رحمت ہے اور جہنم میں جس کا عذاب ہے ''۔

پھر آقا کریم ﷺ نے دریافت کیا، {فَمَنْ اَنَا یَا ضَبُّ؟}

''اے گوہ! میں کون ہوں؟'' گوہ نے جواب میں عرض کی،

{اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ، قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَکَ وَ قَدْ خَابَ مَنْ کَذَّبَکَ}

''آپ دونوں جہانوں کے رب کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں سے آخری۔ جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے جھٹلایا وہ نامراد ہوا''۔

یہ سن کر اعرابی بول اُٹھا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۵: ۶۶۸)

(معجم الاوسط ۶: ۱۲۶، دلائل النبوۃ لابی نعیم ۲: ۱۳۴، دلائل النبوۃ للبیہقی ۶: ۳۶)

معلوم ہوا کہ صرف انسان ہی نہیں بلکہ جانور تک جانتے ہیں کہ رسولِ معظم ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ تو جو نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا منکر ہے وہ جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے۔ ایک اور ایمان افروز روایت ملاحظہ فرمایئے۔

26۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو ایک دراز گوش (گدھے) نے نبی کریم ﷺ سے گفتگو کی۔ اُس نے عرض کی،

یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے میرے اجداد میں ساٹھ ایسے دراز گوش پیدا فرمائے جن میں سے کسی پر بھی سوائے نبی کے کوئی سوار نہ ہوا۔ {وَقَدْ کُنْتُ اَتَوَقَّعُکَ اَنْ تَرْکَبَنِیْ

لِاَنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ نَسْلِ جَدِّیْ غَیْرِیْ وَ لاَ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ غَیْرُکَ }

''مجھے توقع تھی کہ آپ مجھ پر سوار ہوں گے کیونکہ میری نسل میں میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا اور انبیاء کرام میں آپ کے سوا کوئی اور نبی باقی نہیں''۔

(مدارج النبوۃ ج ۱: ۳۲۷)

آقا کریم ﷺ نے اُس دراز گوش کا نام ''یعفور'' رکھا۔ جب آپ کسی صحابی کو بلانا چاہتے تو یعفور کو بھیجتے۔ وہ اُن صحابی کا دروازہ کھٹکھٹاتا اور اشارے سے بتاتا کہ آپ کو سرکار ﷺ بلا رہے ہیں۔ جب حضور ﷺ کا وصال ہو گیا تو اس دراز گوش نے آقا ﷺ کی جدائی کے صدمہ میں ایک کنوئیں میں چھلانگ لگا کر جان دیدی۔

27۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے، ہم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم سب سے آخری اور سب سے بہتر ہونگے۔ (ابن ماجہ باب صفۃ امۃ محمد ﷺ)

28۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ عرش کے پایوں پر {محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء} تحریر ہے۔ (سیرت حلبیہ ۱: ۳۵۵)

29۔ حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی طویل روایت میں ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، {اِنَّکُمْ حَظِّیْ مِنَ الْاُمَمِ وَ اَنَا حَظُّکُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ}

''بیشک تمام امتوں میں سے میرا حصہ تم لوگ ہو اور تمام انبیاء میں سے تمہارا حصہ میں ہی ہوں''۔ (مسند احمد ج ۳: ۴۷۱)

اس حدیث شریف سے بھی واضح ہے کہ اس امت کے لیے صرف ایک ہی نبی ہیں اور وہ خاتم الانبیاء ﷺ ہیں، اُن کے سوا اس امت میں نہ کوئی ظلی نبی ہے نہ بروزی۔

30۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبر میں میت سوال کے جواب میں کہتی ہے،

''اسلام میرا دین ہے اور حضرت محمد ﷺ میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں''۔تو فرشتے اُسے کہتے ہیں،تو نے سچ کہا۔(تفسیر دُرِّ منثور)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبر میں نجات پانے کے لیے بھی ضروری ہے کہ ختمِ نبوت کے عقیدے پر ایمان رکھا جائے۔